Allama Iqbal Open University AIOU intermediate solved assignment Autumn 2024

Code 305 Rural Development

Q.1

دیہی ترقی سے کیا مراد ہے دیہی ترقی کی یقینی بنانے کے لیے مقامی تنظیموں اور خود مختار اداروں کے قیام اور کردار پر روشنی ڈالے۔

Ans:

دیہی ترقی سے مراد:

دیہی ترقی سے مراد وہ عمل ہے جس کے ذریعے دیہی علاقوں کی معاشی، سماجی، ثقافتی اور

infrastructural

بنیادی ڈھانچے (میں بہتری لائی جاتی ہے۔ اس میں دیہات میں رہنے والے افراد کی معیار(زندگی، تعلیم، صحت، زراعت، پانی کی سہولت، روزگار کے مواقع اور دیگر ضروریات زندگی کی فراہمی پر زور دیا جاتا ہے۔ دیہی ترقی کا مقصد دیہی علاقوں میں رہنے والے افراد کو شہری علاقوں کی طرح سہولتیں فراہم کرنا اور ان کی زندگی کی سطح کو بہتر بنانا ہے۔

دیہی ترقی کی اہمیت اس لیے بھی ہے کیونکہ دنیا کی بڑی آبادی دیہی علاقوں میں رہتی ہے اور اگر ان علاقوں میں ترقی کی جائے تو نہ صرف ان کی زندگی کے معیار میں بہتری آئے گی بلکہ ملک کی مجموعی ترقی میں بھی اضافہ ہوگا۔

studyvillas.com

مقامی تنظیموں اور خود مختار اداروں کے قیام اور کردار:

دیہی ترقی کی یقینی بنانے کے لیے مقامی تنظیموں اور خود مختار اداروں کا قیام اور ان کا کردار انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ ادارے دیہی علاقوں میں عوامی فلاحی منصوبوں کی کامیاب تکمیل کے لیے بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔

1. مقامی تنظیموں کا قیام:

مقامی تنظیمیں دیہی سطح پر لوگوں کی ضرورتوں اور مسائل کو بہتر طور پر سمجھتی ہیں اور انہیں حل کرنے کے لیے مخصوص حکمت عملی تیار کرتی ہیں۔ ان تنظیموں میں کسانوں کی تنظیمیں، خواتین کی تنظیمیں، صحت کی کمیٹیاں، تعلیمی ادارے وغیرہ شامل ہو سکتی ہیں۔ یہ تنظیمیں دیہاتی عوام کو بااختیار بنانے، ان کے مسائل کو اجاگر کرنے، وسائل کی منصفانہ تقسیم اور ترقیاتی منصوبوں میں تعاون فراہم کرتی ہیں۔

2. خود مختار ادارے:

خود مختار ادارے دیہی ترقی کے لیے حکومتی اور غیر حکومتی سطح پر اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ ادارے حکومت کے زیر انتظام ہوتے ہوئے بھی اپنے فیصلے خود کرتے ہیں اور مقامی سطح پر عوامی خدمات کی فراہمی کے لیے آزادانہ طور پر کام کرتے ہیں۔ ان اداروں میں دیہی ترقیاتی فنڈز، زراعتی ترقیاتی ادارے، صحت کے مراکز وغیرہ شامل ہیں۔

خود مختار اداروں کا مقصد دیہی علاقوں میں عوامی خدمات کی بہتری، وسائل کی بہتر تقسیم اور معاشی استحکام کے لیے کام کرنا ہوتا ہے۔

مقامی تنظیموں اور خود مختار اداروں کا کردار:

1. وسائل کی منصفانہ تقسیم:

studyvillas.com

مقامی تنظیمیں اور خود مختار ادارے دیہی علاقوں میں وسائل کی منصفانہ تقسیم کے ذریعے ترقیاتی منصوبوں کو کامیاب بناتے ہیں۔ یہ ادارے مقامی سطح پر لوگوں کی ضروریات کو سمجھ کر انہیں پورا کرنے کے لیے مختلف منصوبے تیار کرتے ہیں۔

2. تعلیمی اور صحت کی سہولتیں فراہم کرنا:

مقامی تنظیمیں دیہی علاقوں میں تعلیم اور صحت کی سہولتیں فراہم کرنے کے لیے کام کرتی ہیں، جیسے کہ اسکولز اور صحت کے مراکز قائم کرنا۔ ان اداروں کا مقصد دیہاتی بچوں کو معیاری تعلیم دینا اور صحت کے مسائل کے حل کے لیے اقدامات کرنا ہوتا ہے۔

3. خواتین اور نوجوانوں کی ترقی:

مقامی تنظیمیں خواتین اور نوجوانوں کو خودمختاری دینے کے لیے کام کرتی ہیں، جیسے کہ خواتین کی تنظیمیں خواتین کو کاروبار، زراعت اور دیگر شعبوں میں مہارت فراہم کرتی ہیں۔ نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنا اور انہیں فنی تربیت فراہم کرنا بھی ان کا اہم مقصد ہوتا ہے۔

4. زراعت اور معیشت کی ترقی:

خود مختار ادارے دیہی معیشت کی ترقی کے لیے بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان اداروں کی مدد سے کسانوں کو جدید زرعی ٹیکنالوجی، بیج، کھاد، قرضے اور دیگر سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں، جس سے زراعت کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے اور کسانوں کی معیشت مضبوط ہوتی ہے۔

5. ماحولیاتی تحفظ:

دیہی ترقی میں ماحولیاتی تحفظ بھی اہم ہے۔ مقامی تنظیمیں اور خود مختار ادارے قدرتی وسائل کے تحفظ اور پائیدار ترقی کے لیے اقدامات کرتے ہیں، جیسے کہ جنگلات کی کٹائی کو روکنا، پانی کے ذخائر کی حفاظت کرنا اور زرعی زمینوں کا بہتر استعمال۔

studyvillas.com

6. لوکل گورنمنٹ کی مضبوطی:

مقامی تنظیموں اور خود مختار اداروں کا ایک اور اہم کردار لوکل گورنمنٹ کی مضبوطی ہے۔ یہ ادارے مقامی حکومتوں کی مدد کرتے ہیں تاکہ وہ دیہی ترقی کے منصوبوں کو مؤثر طریقے سے نافذ کر سکیں۔ مقامی حکومتی سطح پر انتظامیہ کی طاقت کو مضبوط کرنا بھی دیہی ترقی کے عمل کو تیز کرتا ہے۔

نتیجہ:

دیہی ترقی کے لیے مقامی تنظیموں اور خود مختار اداروں کا کردار بہت اہم ہے۔ ان اداروں کی مدد سے دیہی علاقوں میں ترقیاتی منصوبوں کو کامیابی سے نافذ کیا جا سکتا ہے، جس سے نہ صرف مقامی عوام کی زندگی کے معیار میں بہتری آئے گی بلکہ ملک کی مجموعی ترقی میں بھی مدد ملے گی۔ ان اداروں کا کام دیہاتی عوام کو بااختیار بنانا، وسائل کی منصفانہ تقسیم، تعلیم اور صحت کی سہولتیں فراہم کرنا اور معاشی ترقی کو فروغ دینا ہے۔

Q.2

چین نے اپنے دیہی علاقہ جات کی ترقی کے لیے کیا حکمت عملی اختیار کی؟

Ans:

چین نے اپنے دیہی علاقوں کی ترقی کے لیے کئی حکمت عملیوں کو اپنایا ہے، جن کا مقصد دیہی عوام کی معیشت کو مضبوط کرنا، زندگی کے معیار کو بہتر بنانا، اور دیہی علاقوں میں پائیدار ترقی کو یقینی بنانا تھا۔ چین نے 1980 کی دہائی سے شروع ہونے والی مختلف اصلاحات کے ذریعے دیہی ترقی میں اہم پیشرفت کی ہے۔ چین کی دیہی ترقی کی حکمت عملیوں کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

studyvillas.com

1. زراعت کی جدید کاری

چین نے اپنی دیہی ترقی کے لیے زرعی شعبے میں بڑی اصلاحات کیں۔ ان اصلاحات میں زرعی پیداوار کے طریقوں کو جدید بنانا اور کسانوں کو جدید زرعی ٹیکنالوجی سے متعارف کرانا شامل تھا۔ کسانوں کو جدید بیج، کھاد، آبی وسائل کی بہتر فراہمی اور جدید آلات کی فراہمی کی گئی۔ اس سے نہ صرف زرعی پیداوار میں اضافہ ہوا بلکہ کسانوں کی معیشت بھی مستحکم ہوئی۔

2. "گاؤں کی ترقی"

(Rural Revitalization Strategy)

چین نے 2017 میں "گاؤں کی ترقی" کی حکمت عملی شروع کی تھی جس کا مقصد دیہی علاقوں کی مجموعی ترقی تھا۔ اس حکمت عملی کے تحت، حکومت نے دیہی علاقوں میں بنیادی ڈھانچے جیسے سڑکیں، پانی کی فراہمی، بجلی، تعلیم اور صحت کی سہولتوں میں بہتری لانے پر زور دیا۔ اس کے علاوہ، دیہی معیشت کو متنوع بنانے کے لیے سرمایہ کاری کی گئی اور نئے روزگار کے مواقع پیدا کیے گئے۔

3. دیہی علاقے میں صنعتی ترقی

چین نے دیہی علاقوں میں صنعتی ترقی کے لیے بھی حکمت عملی اپنائی، جس کے ذریعے دیہات میں چھوٹی اور درمیانے درجے کی صنعتیں قائم کی گئیں۔ چین نے گاؤں-صنعتی تعلق

(rural-industrial linkages)

کو بڑھایا، جس کے تحت دیہاتی علاقوں میں چھوٹی صنعتیں قائم کی گئیں، جیسے کہ دستکاری، ٹیکسٹائل، اور خوراک کی پروسیسنگ۔ اس سے نہ صرف روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوئے بلکہ دیہاتی معیشت بھی مضبوط ہوئی۔

4. تعلیمی اصلاحات اور مہارت کی ترقی

چین نے دیہی علاقوں میں تعلیم اور فنی تربیت کے اداروں کا نیٹ ورک بڑھایا۔ دیہاتی بچوں کو تعلیم دینے کے لیے اسکولوں کی تعداد میں اضافہ کیا گیا اور اساتذہ کی تربیت کو بہتر بنایا گیا۔ اس کے علاوہ، کسانوں کو زرعی مہارتوں کے ساتھ ساتھ دیگر فنی

studyvillas.com

مہارتوں کی تربیت فراہم کی گئی تاکہ وہ مختلف شعبوں میں کام کر سکیں اور دیہاتی معیشت کی ترقی میں حصہ لے سکیں۔

5. دیہی علاقوں میں مالیاتی خدمات کی فراہمی

چین نے دیہی علاقوں میں مالیاتی خدمات کی فراہمی پر زور دیا، جیسے کہ دیہاتی قرضہ اسکیمیں، سبسڈیز، اور کسانوں کے لیے مالی امداد۔ اس سے کسانوں کو اپنی پیداوار بڑھانے اور جدید ٹیکنالوجی استعمال کرنے کے لیے درکار فنڈز ملے۔

6. دیہاتی فلاحی منصوبے

چین نے دیہاتی علاقے میں صحت اور فلاحی منصوبوں کی بہتری کے لیے بھی حکمت عملی اپنائی۔ دیہاتی علاقوں میں صحت کے مراکز قائم کیے گئے، اور بیماریوں کی روک تھام کے لیے صحت کی خدمات فراہم کی گئیں۔ حکومت نے دیہاتی علاقوں میں صحت کی بیمہ فراہم کی تاکہ دیہاتی عوام کو علاج معالجے میں سہولت حاصل ہو۔

7. آبادی کی منتقلی

(Urbanization)

چین نے ایک حکمت عملی کے طور پر آبادی کی منتقلی کو فروغ دیا، جس کے تحت دیہاتی افراد کو شہری علاقوں میں منتقل ہونے کی ترغیب دی گئی تاکہ وہ بہتر روزگار اور سہولتوں کا فائدہ اٹھا سکیں۔ اس منتقلی کے ساتھ ساتھ دیہاتی علاقوں میں دیہی معاشی ترقی کو مستحکم کرنے کے لیے اضافی سرمایہ کاری کی گئی۔

8. غریبوں کے لیے امدادی پروگرام

چین نے دیہی علاقوں میں غربت کو ختم کرنے کے لیے کئی پروگرامز شروع کیے، جن کے تحت غریب خاندانوں کو مالی امداد، روزگار کے مواقع، اور بنیادی ضروریات فراہم کی گئیں۔ ان پروگراموں نے دیہاتی عوام کی غربت کو کم کرنے اور انہیں معاشی طور پر خودکفیل بنانے میں مدد فراہم کی۔

studyvillas.com

9. ماحولیاتی تحفظ اور پائیدار ترقی

چین نے دیہی ترقی کے دوران ماحولیاتی تحفظ اور پائیدار ترقی کو بھی اپنی حکمت عملی کا حصہ بنایا۔ دیہاتی علاقوں میں زمین کی بہتر حفاظت، جنگلات کا تحفظ اور پانی کے وسائل کا بچاؤ کیا گیا تاکہ قدرتی وسائل کی کمی نہ ہو اور آئندہ نسلوں کے لیے ایک پائیدار ماحول قائم ہو سکے۔

نتیجہ:

چین نے اپنے دیہی علاقوں کی ترقی کے لیے ایک جامع حکمت عملی اپنائی ہے، جس میں زراعت، صنعت، تعلیم، صحت، مالیاتی خدمات، اور ماحولیاتی تحفظ جیسے اہم پہلو شامل ہیں۔ اس حکمت عملی نے دیہی علاقوں میں اقتصادی استحکام، سماجی ترقی اور زندگی کے معیار میں بہتری لانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ چین نے نہ صرف اپنے دیہی علاقوں میں ترقی کی بلکہ اس نے عالمی سطح پر دیہی ترقی کے لیے ایک کامیاب ماڈل بھی پیش کیا ہے۔

studyvillas.com

Q.3

فرسودہ رسوم و رواج کی بندشوں اور زرعی آمد و رفت و مواصلات کی کمی کے باعث پاکستانی کاشتگاروں کو کیا مسائل درپیش ہیں؟

Ans;

پاکستانی کاشتگاروں کو فرسودہ رسوم و رواج کی بندشوں اور زرعی آمد و رفت و مواصلات کی کمی کے باعث متعدد مسائل کا سامنا ہے۔ یہ مسائل نہ صرف ان کی معیشت بلکہ زرعی شعبے کی مجموعی پیداواریت پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان مسائل کا تفصیل سے جائزہ مندرجہ ذیل ہے:

1. فرسودہ رسوم و رواج کی بندشیں:

- جدید زرعی طریقوں کا فقدان: پاکستانی دیہات میں پرانے رسم و رواج کی پابندیاں کسانوں کو جدید زرعی طریقوں کو اپنانے سے روکتی ہیں۔ زیادہ تر کسان روایتی طریقوں سے ہی فصلیں اگاتے ہیں، جو کہ زیادہ پیداوار دینے والے جدید زرعی طریقوں سے کم مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔

- خواتین کی معاشی سرگرمیوں میں کمی: دیہاتی علاقوں میں خواتین کو معاشی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی آزادی کم ہوتی ہے۔ بعض جگھوں پر یہ رسوم و رواج خواتین کو زمین پر کام کرنے یا اپنے فیصلے کرنے سے روک دیتے ہیں، جو کہ مجموعی طور پر زرعی پیداواریت کو متاثر کرتا ہے۔

- کسانوں کی تنظیموں کا فقدان: فرسودہ رسوم کسانوں کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر متحد ہونے سے روکتی ہیں۔ کسانوں کی تنظیموں کا فقدان ہے جس کے باعث وہ اپنی حقوق کے بارے میں آگاہ نہیں ہو پاتے اور اس کے نتیجے میں انہیں مناسب قیمتیں اور سہولتیں نہیں مل پاتیں۔

2. زرعی آمد و رفت اور مواصلات کی کمی:

- منڈیوں تک رسائی کا فقدان: دیہاتی علاقوں میں زرعی پیداوار کو شہروں یا منڈیوں تک پہنچانے کے لیے مناسب سڑکوں اور مواصلات کی سہولت نہیں ہوتی۔ اس سے کسانوں کو اپنی فصلوں کو بروقت منڈیوں تک پہنچانے میں مشکلات پیش آتی ہیں، جس کے نتیجے میں انہیں کم قیمت پر اپنی فصلوں کو بیچنا پڑتا ہے۔

- کسانوں کا مارکیٹ تک رسائی میں محدود ہونا: زرعی پیداوار کو مارکیٹ تک پہنچانے کے لیے کسانوں کے پاس رسد اور نقل و حمل کے ذرائع کی کمی ہوتی ہے، جس کی وجہ سے انہیں اپنی فصلوں کی بہتر قیمت نہیں ملتی اور ان کے منافع میں کمی آتی ہے۔

- زرعی سازوسامان کی کمی: زرعی علاقوں میں بہتر زرعی سازوسامان (جیسے ٹریکٹر، مشینیں، بیج، کھاد) کی کمی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ، زرعی سازوسامان کی مرمت اور اس کی فراہمی کے لیے موزوں مواصلاتی ذرائع کا فقدان بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔

- کمزور انفراسٹرکچر: دیہاتی علاقوں میں بنیادی ڈھانچے کی کمی کی وجہ سے زرعی مصنوعات کو ذخیرہ کرنا اور ان کی نقل و حمل کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اس کے نتیجے میں کسانوں کو اپنی فصلوں کو فوراً فروخت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، جو کہ ان کے نفع میں کمی کا باعث بنتا ہے۔

studyvillas.com

3. مالی مشکلات:

- کریڈٹ کی کمی: پاکستانی کاشتکاروں کو زرعی قرضوں یا مالی مدد تک رسائی حاصل نہیں ہوتی، جس کے باعث وہ جدید ٹیکنالوجی خریدنے یا زمین کی بہتر دیکھ بھال کرنے کے لیے ضروری سرمایہ حاصل نہیں کر پاتے۔

- زیادہ سود پر قرضہ: دیہاتی علاقوں میں کسانوں کو مقامی دلالوں یا سود خوروں سے قرضہ ملتا ہے جو کہ انتہائی سودی شرح پر ہوتا ہے۔ اس کے نتیجے میں کسان قرضوں کے بوجھ تلے دب کر اپنا کام جاری رکھنے میں ناکام رہتے ہیں۔

4. قدرتی آفات اور موسمی اثرات:

- پانی کی کمی اور سیلاب: پاکستان میں اکثر خشک سالی اور سیلاب کی صورتحال پیدا ہوتی ہے جس سے زرعی زمینوں کی پیداوار متاثر ہوتی ہے۔ دیہاتی علاقوں میں پانی کی فراہمی کے ذرائع محدود ہیں، جس سے فصلوں کی آبیاری مشکل ہو جاتی ہے۔

- موسمیاتی تبدیلیاں: موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کا سامنا بھی کاشتکاروں کو ہے، جیسے غیر متوقع بارشیں، شدید گرمی یا سردی، جو فصلوں کو نقصان پہنچاتی ہیں۔

5. زرعی تعلیم اور ٹریننگ کی کمی:

- زرعی تعلیم کا فقدان: دیہی علاقوں میں کسانوں کو جدید زرعی طریقوں کی تعلیم دینے کے لیے وسائل کی کمی ہے۔ اس کے نتیجے میں وہ جدید ٹیکنالوجی کا استعمال نہیں کر پاتے اور ان کی پیداواریت میں کمی آتی ہے۔

- مشاورتی خدمات کا فقدان: زرعی مشاورت اور ٹریننگ کے اداروں کی کمی کی وجہ سے کسان اپنی فصلوں کی بہتر دیکھ بھال، بیج کا انتخاب اور بیماریوں کے کنٹرول کے بارے میں معلومات حاصل نہیں کر پاتے۔

نتیجہ:

پاکستانی کاشتکاروں کو فرسودہ رسوم و رواج اور زرعی آمد و رفت و مواصلات کی کمی کے باعث سنگین مسائل کا سامنا ہے، جو نہ صرف ان کی معیشت کو متاثر کرتے ہیں

studyvillas.com

بلکہ زرعی شعبے کی مجموعی ترقی کو بھی روک دیتے ہیں۔ ان مسائل کا حل کرنے کے لیے حکومت کو جدید زرعی تکنیکوں کا فروغ، زرعی سہولتوں کی بہتری، قرضوں کی آسان فراہمی، اور دیہاتی علاقوں میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی پر توجہ دینی ہوگی تاکہ کسانوں کی زندگی میں بہتری آئے اور زرعی پیداوار میں اضافہ ہو سکے۔

Q.4

دیہی پروگرام سے کیا مراد ہے دیہی ترقیاتی پروگرام کے قیام کے مقاصد اور اس کی چند مثالیں پیش کریں۔

Ans:

دیہی پروگرام سے مراد:

دیہی پروگرام سے مراد وہ حکومتی یا غیر حکومتی منصوبے ہیں جو دیہی علاقوں میں معاشی، سماجی، ثقافتی اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے شروع کیے جاتے ہیں۔ یہ پروگرام دیہاتی عوام کے معیار زندگی کو بہتر بنانے، انہیں وسائل اور سہولتیں فراہم کرنے، اور ان کی معاشی و سماجی حالت میں بہتری لانے کے لیے ترتیب دیے جاتے ہیں۔ ان پروگراموں کا مقصد دیہات میں غربت کے خاتمے، روزگار کے مواقع پیدا کرنے، اور دیہاتی علاقوں میں پائیدار ترقی کو فروغ دینا ہوتا ہے۔

دیہی ترقیاتی پروگرام کے قیام کے مقاصد:

دیہی ترقیاتی پروگرامز کے مختلف مقاصد ہو سکتے ہیں، جن میں اہم ترین درج ذیل ہیں:

1. غربت کا خاتمہ:

دیہاتی علاقوں میں غربت کو کم کرنے اور معاشی استحکام پیدا کرنے کے لیے پروگرامز تشکیل دیے جاتے ہیں تاکہ دیہاتی افراد کی زندگی کی سطح میں بہتری آئے۔

studyvillas.com

2. تعلیم اور صحت کی سہولتوں کا فروغ:

دیہات میں تعلیمی اداروں کی تعداد بڑھانا اور صحت کے مراکز کی سہولت فراہم کرنا تاکہ دیہاتی افراد کو معیاری تعلیم اور صحت کی خدمات مل سکیں۔

3. زراعت کی ترقی:

زرعی پیداوار میں اضافہ کرنے کے لیے جدید زرعی ٹیکنالوجی، بیج، کھاد، اور آبی وسائل کی فراہمی کو یقینی بنانا تاکہ کسانوں کی پیداوار بڑھ سکے اور ان کی معیشت مستحکم ہو۔

4. مواصلات اور انفراسٹرکچر کی ترقی:

دیہاتی علاقوں میں سڑکوں، بجلی، پانی، اور دیگر بنیادی ڈھانچے کی فراہمی تاکہ دیہاتی عوام کو شہری سہولتوں کی طرح سہولتیں مل سکیں۔

5. خواتین اور نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع:

خواتین اور نوجوانوں کے لیے معاشی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے مواقع پیدا کرنا تاکہ وہ معاشی طور پر خود مختار ہو سکیں۔

6. ماحولیاتی تحفظ اور پائیدار ترقی:

قدرتی وسائل کے تحفظ کے ساتھ ساتھ ماحول دوست زرعی طریقوں کی اپنائی کے ذریعے دیہی ترقی کو پائیدار بنانا۔

دیہی ترقیاتی پروگرام کی چند مثالیں:

1. پاکستان کا "زرعی ترقیاتی پروگرام":

studyvillas.com

پاکستان میں حکومت نے زرعی ترقی کے لیے مختلف منصوبے شروع کیے ہیں جیسے کہ پاکستان زرعی ترقیاتی بینک "جو کسانوں کو قرض فراہم کرتا ہے اور جدید زرعی" ٹیکنالوجی کی فراہمی میں مدد کرتا ہے۔ اس کے ذریعے کسانوں کو بیج، کھاد، مشینری اور جدید آبیاری کے طریقوں کے بارے میں آگاہ کیا جاتا ہے۔

2. "پاک توانائی پروگرام":

اس پروگرام کا مقصد دیہاتی علاقوں میں بجلی کی فراہمی کے ذریعے دیہاتی عوام کو توانائی کی سہولت فراہم کرنا ہے۔ اس کے تحت شمسی توانائی، ہوا سے بجلی پیدا کرنے کے منصوبے اور چھوٹے پانی کے منصوبے شروع کیے گئے ہیں تاکہ دیہات میں بجلی کی کمی کو پورا کیا جا سکے۔

3. "دیہی ترقیاتی منصوبہ (Rural Development Programme)":

پاکستان میں حکومت نے "دیہی ترقیاتی منصوبہ" کے تحت دیہات میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی کی ہے جیسے کہ سڑکوں کی تعمیر، پینے کے صاف پانی کی فراہمی، اور تعلیم و صحت کے منصوبے شامل ہیں۔ اس منصوبے کا مقصد دیہاتی علاقوں کی مجموعی ترقی ہے۔

4. "خواتین کے لیے مائیکرو فنانس پروگرام":

اس پروگرام کے ذریعے خواتین کو مالی امداد فراہم کی جاتی ہے تاکہ وہ کاروبار شروع کر سکیں اور معاشی طور پر خود مختار بن سکیں۔ خواتین کو چھوٹے قرضے فراہم کر کے ان کے کاروبار کے لیے مدد فراہم کی جاتی ہے، جس سے دیہات میں روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔

5. "پاکستان کی غربت کے خاتمے کے لیے دیہی پروگرام":

اس پروگرام کا مقصد دیہاتی علاقوں میں غربت کو کم کرنا اور لوگوں کو بہتر زندگی گزارنے کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ اس پروگرام میں نہ صرف مالی امداد بلکہ تعلیم، صحت، زرعی پیداوار اور دیگر سہولتوں کے شعبے میں بھی بہتری کی کوشش کی جاتی ہے۔

studyvillas.com

نتیجہ:

دیہی ترقیاتی پروگرام دیہاتی عوام کے معیار زندگی کو بہتر بنانے اور ان کے معاشی، سماجی اور ثقافتی حالات میں بہتری لانے کے لیے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان پروگراموں کا مقصد دیہات میں موجود مسائل کو حل کرنا، غربت کا خاتمہ کرنا، اور دیہاتی علاقوں کو شہری ترقی کے برابر سہولتیں فراہم کرنا ہے۔ ان پروگراموں کی کامیابی دیہاتی عوام کی معاشی خود مختاری اور پائیدار ترقی کی طرف ایک اہم قدم ثابت ہو سکتی ہے۔

Q.5

مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں

ویلج ایڈ پروگرام

لوکل سیلف گورنمنٹ

Ans:

ویلج ایڈ پروگرام (Village Aid Programme)

ویلج ایڈ پروگرام ایک اہم ترقیاتی منصوبہ ہے جس کا مقصد دیہاتی علاقوں میں غربت کے خاتمے اور عوامی فلاح و بہبود کے لیے مختلف سہولتیں فراہم کرنا ہے۔ یہ پروگرام دیہی ترقی کے ایک حصے کے طور پر کام کرتا ہے اور اس کا مقصد دیہاتی علاقوں میں وسائل کی کمی کو پورا کرنا، تعلیم، صحت، انفراسٹرکچر اور معاشی مواقع کی فراہمی کے ذریعے دیہاتی عوام کی زندگیوں کو بہتر بنانا ہے۔

studyvillas.com

ویلج ایڈ پروگرام کے تحت حکومت اور مختلف غیر سرکاری تنظیمیں دیہاتی عوام کے لیے مختلف ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرتی ہیں، جیسے کہ:

1. زرعی منصوبے: کسانوں کو جدید زرعی ٹیکنالوجی کی فراہمی، فصلوں کی بہتر دیکھ بھال کے لیے وسائل کی فراہمی اور کھاد، بیج وغیرہ کی سبسڈی۔

2. تعلیمی اصلاحات: دیہاتی علاقوں میں اسکولوں کی تعمیر، اساتذہ کی تربیت اور تعلیمی سہولتوں کی فراہمی۔

3. صحت کی سہولتیں: دیہات میں صحت کے مراکز کا قیام اور دیہاتی عوام کو بنیادی صحت کی سہولتوں تک رسائی۔

4. مواصلات اور بنیادی ڈھانچہ: سڑکوں کی تعمیر، پانی کی فراہمی کے منصوبے، اور بجلی کی فراہمی کے منصوبے۔

اس پروگرام کا مقصد دیہاتی معاشرت میں بنیادی ضروریات کی تکمیل کرنا اور ان کی معیشت کو مستحکم کرنا ہے تاکہ دیہاتی افراد کو شہری علاقوں کے برابر سہولتیں فراہم کی جا سکیں۔

لوکل سیلف گورنمنٹ (Local Self-Government)

لوکل سیلف گورنمنٹ سے مراد مقامی سطح پر حکومت کے وہ ادارے ہیں جو مقامی عوام کی فلاح و بہبود کے لیے خود مختار انداز میں کام کرتے ہیں۔ یہ نظام عوام کو ان کے مسائل کے حل کے لیے خود انتظامیہ اور فیصلے کرنے کی صلاحیت فراہم کرتا ہے۔ لوکل سیلف گورنمنٹ کے ذریعے حکومت مقامی سطح پر سیاسی، سماجی اور اقتصادی امور میں عوام کی براہ راست شرکت کو یقینی بناتی ہے۔

لوکل سیلف گورنمنٹ کے مقاصد:

1. مقامی عوام کی نمائندگی: مقامی حکومتی ادارے عوام کی روزمرہ کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلے کرتے ہیں، جس سے عوام کو خود اپنے مسائل کا حل ملتا ہے۔

studyvillas.com

2. خود مختاری اور مقامی فیصلہ سازی :یہ نظام مقامی کمیونٹیز کو اپنے مسائل حل کرنے کے لیے خود مختاری دیتا ہے، جیسے کہ تعلیم، صحت، صفائی، پانی کی فراہمی اور دیگر خدمات۔

3. مقامی ترقی :لوکل گورنمنٹ کے ذریعے دیہاتی علاقوں میں انفراسٹرکچر کی ترقی کی جاتی ہے، جیسے کہ سڑکوں کی تعمیر، پینے کے صاف پانی کی فراہمی، اسکولوں کی تعمیر، اور صحت کے مراکز کا قیام۔

4. مقامی مسائل کا تیز اور مؤثر حل :چونکہ لوکل سیلف گورنمنٹ مقامی مسائل کے قریب ہوتی ہے، اس لیے یہ مسائل کو زیادہ تیزی سے اور مؤثر طریقے سے حل کرنے میں کامیاب ہوتی ہے۔

پاکستان میں لوکل سیلف گورنمنٹ کا نظام:

پاکستان میں مقامی حکومتوں کا نظام مختلف مراحل سے گزرا ہے۔ 2001 میں جنرل پرویز مشرف کے دور میں "لوکل گورنمنٹ آرڈیننس" نافذ کیا گیا جس کے تحت ناظمین اور منتخب نمائندوں کو مقامی سطح پر فیصلہ سازی کا اختیار دیا گیا تھا۔ اس نظام کا مقصد مقامی سطح پر عوام کو زیادہ طاقتور بنانا اور ان کے حقوق کو یقینی بنانا تھا۔ تاہم، مختلف حکومتوں کے دوران اس نظام میں تبدیلیاں آئیں، اور مختلف حکومتوں نے لوکل گورنمنٹ کے اختیارات میں کمی کی یا نیا نظام متعارف کرایا۔

مثال:

پاکستان میں کراچی، لاہور، اسلام آباد اور دیگر بڑے شہروں میں مقامی حکومتوں کے ذریعے شہر کی صفائی، پانی کی فراہمی، تعلیم اور صحت کے نظام کو بہتر بنانے کی کوششیں کی گئی ہیں۔ لوکل گورنمنٹ کے ذریعے نہ صرف مقامی انتظامیہ کے امور بہتر ہوئے ہیں بلکہ عوام کی شرکت اور نمائندگی بھی بڑھ گئی ہے۔

نتیجہ:

ویلج ایڈ پروگرام اور لوکل سیلف گورنمنٹ دونوں ہی دیہاتی اور شہری علاقوں میں عوام کی فلاح و بہبود کے لیے اہم پروگرام ہیں۔ ویلج ایڈ پروگرام کے ذریعے دیہاتی عوام کی معیشت اور زندگی کے معیار کو بہتر بنانے کی کوشش کی جاتی ہے، جبکہ لوکل سیلف گورنمنٹ کے ذریعے عوام کو مقامی سطح پر اپنے مسائل حل کرنے اور فیصلہ سازی کے

studyvillas.com

مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ یہ دونوں پروگرام معاشی ترقی، عوامی فلاح اور سیاسی شمولیت کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

studyvillas.com